ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۶۔ ماہ وفا ھ ۱۹ ش ۱۳ | ۲۹ جمادی الاوّلیٰ سنہ ۱۳۵۹ ھ | ۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ ء | نمبر ۱۵۲

چاند ۔ میرا چاند

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

سمندر کے کنارے چاند کی سیر نہایت پُرلطف ہوتی ہے۔ اس سفر کراچی میں ایک دن ہم رات کو کلفٹن کی سیر کے لئے گئے۔ میری چھوٹی بیوی صدیقہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ ۔ میری تینوں لڑکیاں ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ ۔ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ ۔ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالےٰ ۔ امۃ الودود مرحومہ اور عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ تھے۔ رات کے گیارہ بجے چاند سمندر کی لہروں میں ہلتا ہوا بہت ہی بھلا معلوم دیتا تھا۔ اور اوپر آسمان پر وہ اور بھی اچھا معلوم دیتا تھا۔ جوں جوں ریت کے ہموار کنارہ پر ہم پھرتے تھے۔ لطف بڑھتا جاتا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت نظر آتی تھی۔ تھوڑی دیر ادھر اُدھر ٹہلنے کے بعد ناصرہ بیگم سلمہا اللہ اور صدیقہ بیگم جن دونوں کی طبیعت خراب تھی تھک کر ایک طرف ان چٹائیوں پر بیٹھ گئیں جو ہم ساتھ لے گئے تھے۔ ان کے ساتھ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ بھی جا کھڑے ہوئے اور پھر عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالےٰ بھی وہاں چلی گئی۔ اب صرف میں، عزیزہ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ اور عزیزہ امۃ الودود مرحومہ پانی کے کنارے پر کھڑے رہ گئے۔ میری نظر ایک بار پھر آسمان کی طرف اُٹھی۔ اور میں نے چاند کو دیکھا۔ جو رات کی تاریکی میں عجیب انداز سے اپنی چمک دکھا رہا تھا۔ اس وقت قریباً پچاس سال پہلے کی ایک رات میری آنکھوں میں پھر گئی۔ جب ایک عارف باللہ محبوب ربانی نے چاند کو دیکھ کر ایک سرد آہ کھینچی تھی۔ اور پھر اس کی یاد میں دوسرے دن دُنیا کو یہ پیغام سُنایا تھا۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

پہلے تو تھوڑی دیر میں یہ شعر پڑھتا رہا۔ پھر میں نے چاند کو مخاطب کر کے اسی جمالِ یار والے محبوب کی یاد میں کچھ شعر خود کہے۔ جو یہ ہیں:-

یُوں اندھیری رات میں اے چاند تو چمکا نہ کر
حشر اک سیمیں بدن کی یاد میں برپا نہ کر

کیا لبِ دریا مری بے تابیاں کافی نہیں
تو جگر کو چاک کر کے اپنے یُوں تڑپا نہ کر

اس کے بعد میری توجہ براہ راست اس محبوب حقیقی کی طرف پھر گئی جس کے حسن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور میں نے اسے مخاطب کر کے چند شعر کہے۔ جو یہ ہیں:-

دُور رہنا اپنے عاشق سے نہیں دیتا ہے زیب
آسماں پر بیٹھ کر تُو یُوں مجھے دیکھا نہ کر

بے شک چاند میں سے کسی وقت اللہ تعالےٰ کا حُسن نظر آتا ہے۔ مگر ایک عاشق کے لئے وہ کافی نہیں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کا محبوب چاند میں سے اسے نہ جھانکے۔ بلکہ اس کے دل میں آئے اس کے عرفان کی آنکھوں کے سامنے قریب سے جلوہ دکھائے۔ اس کے زخمی دل پر مرہم لگائے۔ اور اس کے دکھ کی دوا خود ہی بن جائے۔ کہ اس دوا کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر کبھی تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس محبوب حقیقی کا عاشق چاند میں بھی اس کا جلوہ نہیں دیکھتا۔ چاند میں ایک پھیکی ٹکیہ سے زیادہ کچھ بھی تو نظر نہیں آتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس محبوب نے اپنا چہرہ اس سے بھی چھپا رکھا ہے۔ کہ کہیں اس پیاسے اس کا عاشق اسکا چہرہ نہ دیکھ لے۔ اور وہ کہتا ہے کہ کاش چاند کے پردہ پر ہی اسکا عکس نظر آ جائے۔ اور میں نے کہا۔

عکس تیرا چاند میں گر دیکھ لُوں کیا عیب ہے
اِس طرح تو چاند سے اے میری جاں پردا نہ کر

پھر میری نظر سمندر کی لہروں پر پڑی جن میں چاند کا عکس نظر آتا تھا۔ اور میں اس کے قریب ہُوا۔ اور چاند کا عکس اور پرے ہو گیا۔ میں اور بڑھا۔ اور عکس اور دُور ہو گیا۔ اور میرے دل میں ایک درد اُٹھا۔ اور میں نے کہا۔ بالکل اسی طرح کبھی سالک سے سلوک ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے لئے کوشش کرتا ہے۔ مگر بظاہر اس کی کوششیں ناکامی کا منہ دیکھتی ہیں۔ اس کی عبادتیں اس کی قربانیاں اس کا ذکر اس کی آہیں کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس کے استقلال کا امتحان لیتا ہے اور سالک اپنی کوششوں کو بے اثر پاتا ہے۔ کئی تھوڑے دل والے مایوس ہو جاتے ہیں اور کئی ہمت والے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی مُراد پُوری ہو جاتی ہے۔ مگر یہ دن بڑے ابتلاء کے دن ہوتے ہیں۔ اور سالک کا دل ہر لحظہ مرجھایا رہتا ہے۔ اور اسکا حوصلہ پست ہو جاتا ہے چونکہ چاند کے عکس کا اس طرح آگے آگے دوڑتے چلے جانے کا بہترین نظارہ کشتی میں بیٹھ کر نظر آتا ہے۔ جو میلوں کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاصلہ طے کرتی جاتی ہے۔ مگر چاند کا عکس آگے ہی آگے بھاگا چلا جاتا ہے۔ اس پر میں نے کہا

بیٹھ کر جب عشق کی کشتی میں آؤں تیرے پاس
آگے آگے چاند کی مانند تو بھاگا نہ کر

میں نے اس شعر کا مفہوم دونوں بچیوں کو سمجھانے کے لئے ان سے کہا کہ آؤ ذرا میرے ساتھ سمندر کے پانی میں چلو۔ اور میں انہیں لے کر کوئی پچاس ساٹھ گز سمندر کے پانی میں گیا اور میں نے کہا دیکھو چاند کا عکس کس طرح آگے آگے بھاگا جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی بندہ کی کوششیں اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے لئے بیکار جاتی ہیں۔ اور وہ جتنا بڑھتا ہے۔ اتنا ہی اللہ تعالےٰ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور اس وقت سوائے اسکے کوئی علاج نہیں ہوتا کہ انسان اللہ تعالےٰ ہی سے رحم کی درخواست کرے۔ اور اسی کے کرم کو چاہے۔ تا کہ وہ اس ابتلاء کے سلسلہ کو بند کردے۔ اور اپنی ملاقات کا شرف اسے عطا کرے ؛

اس کے بعد میری نظر چاند کی روشنی پر پڑی۔ کچھ اور لوگ اس وقت کہ رات کے بارہ بجے تھے سیر کے لئے سمندر پر آگئے۔ ہوا تیز چل رہی تھی لڑکیوں کے برقعوں کی ٹوپیاں ہوا سے اڑی جا رہی تھیں۔ اور وہ زور سے ان کو پکڑ کر اپنی جگہ پر رکھ رہی تھیں۔ وہ لوگ گو ہم سے دور تھے مگر میں لڑکیوں کو لے کر اور دور ہو گیا۔ اور مجھے خیال آیا۔ کہ چاند کی روشنی جہاں دلکشی کے سامان رکھتی ہے وہاں پردہ بھی اٹھا دیتی ہے۔ اور میرا خیال اس طرف گیا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کبھی بندہ کی کمزوریوں کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور دشمن انہیں دیکھ کر ہنستا ہے۔ اور میں نے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہا۔

اے شعاعِ نور یوں ظاہر نہ کر میرے عیوب
غیر ہیں چاروں طرف ان میں مجھے رسوا نہ کر

اس کے بعد میری نظر بندوں کی طرف اٹھ گئی۔ اور میں نے سوچا۔ کہ محبت جو ایک نہایت پاکیزہ جذبہ ہے۔ اسے کس طرح بعض لوگ ضائع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی بے پناہ طاقت کو محبوب حقیقی کی ملاقات کے لئے خرچ کرنے کی جگہ اپنے لئے وبالِ جان بنا لیتے ہیں اور میں نے اپنے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ہے محبت ایک پاکیزہ امانت اے عزیز
عشق کی عزت ہے واجب عشق سے کھیلا نہ کر

پھر میری نگاہ سمندر کی لہروں کی طرف اٹھی جو چاند کی روشنی میں پہاڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ اور میری نظر سمندر کے اس پار ان لوگوں کی طرف اٹھی۔ جو فرانس کے میدان میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہر روز اپنی جانیں دے رہے تھے۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ ایک وہ بہادر ہیں جو اپنے ملکوں کی عزت کے لئے یہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ ایک ہندوستانی ہیں جن کو اپنی تن آسانیوں سے ہی فرصت نہیں۔ اور مجھے اپنی مستورات کا خیال آیا۔ کہ وہ کس طرح قوم کا بے کار عضو بن رہی ہیں۔ اور حقیقی کوشش اور سعی سے محروم ہو چکی ہیں۔ کاش کہ ہمارے مردوں اور عورتوں میں بھی جوشِ عمل پیدا ہو۔ اور انہیں یہ احساس ہو کہ آخر وہ بھی تو انسان ہیں جو سمندر کی لہروں پر کودتے پھرتے ہیں۔ اور اپنی قوم کی ترقی کے لئے جانیں دے رہے ہیں۔ جو میدانوں کو اپنے خون سے رنگ رہے ہیں۔ اور ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ ہمارے مرجانے سے ہمارے پسماندگان کا کیا حال ہو گا۔ اور میں نے کہا۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی۔ کچھ پروا نہ کر

جب میں نے یہ شعر پڑھا۔ میری لڑکی امۃ الرشید نے کہا ابا جان دیکھیں آپا دودی کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا اس کا جسم تھر تھر کانپنے لگ گیا ہے۔ میں نے پوچھا دودی تم کو کیا ہوا ہے۔ اس نے جیسے بچیاں کہا کرتی ہیں کہا کچھ نہیں۔ اور ہم سمندر کے پانی کے پاس سے ہٹ کر باقی ساتھیوں کے پاس آگئے۔ اور وہاں سے گھر کو واپس چل پڑے

امۃ الودود کی وفات کے بعد میں یہی شعر پڑھ رہا تھا۔ کہ صدیقہ بیگم نے مجھے بتایا۔ کہ امۃ الودود نے مجھ سے ذکر کیا کہ شائد چچا ابا نے یہ شعر میرے متعلق کہا تھا۔ تب میں نے مرحومہ کے کانپنے کی وجہ کو سمجھ لیا۔ وہ امتحان دے چکی تھی۔ اور تعلیم کا زمانہ ختم ہونے کے بعد اس کے عمل کا زمانہ شروع ہوتا تھا۔ اس کی نیک فطرت نے اس شعر سے سمجھ لیا کہ میں اسے کہہ رہا ہوں کہ اب تم کو عملی زندگی میں قدم رکھنا چاہیئے۔ اور ہر طرح کے خطرات برداشت کر کے اسلام کے لئے کچھ کر کے دکھانا چاہیئے ؛

خدا کی قدرت عمل میں کامیابی کا مونہہ دیکھنا اس کے مقدر میں نہ تھا۔ موت میں زندگی اللہ تعالےٰ نے اسے دے دی۔ وہ قادر ہے جس طرح چاہے اسے زندگی بخش دیتا ہے۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی۔ کچھ پروا نہ کر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذکروا موتاکم بالخیر اپنے مردوں کا نیک ذکر قائم رکھو۔ اسی لئے میں نے اس واقعہ کا ذکر کر دیا ہے۔ کہ اس سے مرحومہ کی سعید طبیعت کا اظہار ہوتا ہے۔ کس طرح اس نے اس شعر کا اپنے آپ کو مخاطب سمجھا۔ حالانکہ بہت ہیں جو نصیحت کو سنتے ہیں اور اندھوں کی طرح اس پر سے گزر جاتے ہیں۔ اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

اس موقعہ پر ایک اور واقعہ مرحومہ کا مجھے یاد آگیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے کس طرح نصیحت پر فوراً عمل کرنے کا احساس تھا۔ اور میرے لفظوں پر وہ کس طرح کان رکھتی تھی۔ میں نے سفر میں دیکھا۔ کہ عزیز منصور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ جرمن ریڈیو کی خبریں شوق سے سنا کرتے تھے۔ مجھ پر یہ اثر ہوا۔ کہ شائد وہ ان خبروں کو زیادہ درست اور زیادہ سچا سمجھتے ہیں۔ مجھے یہ بات کچھ بری معلوم ہوئی۔ میری بیوی اور لڑکیاں ایک کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں وہاں آیا اور میں نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ حقیقت تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ کون ظالم ہے اور کون مظلوم مگر اس وقت تک جو ہمارا علم ہے وہ یہی ہے۔ کہ انگریزوں کی کامیابی میں دنیا کی بھلائی ہے۔ پس جب تک ہمارا علم یہ کہتا ہے ہمیں ان سے ہمدردی ہونی چاہیئے۔ اور ان کی تکلیف سے تکلیف اور انکی کامیابی سے خوشی ہونی چاہیئے۔ پھر نہ معلوم ہمارے بچے کیوں خوشی سے جرمن خبروں کی طرف دوڑتے ہیں۔ میں بات کر رہا تھا۔ کہ امۃ الودود مرحومہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ بات کے درمیان میں یہ کیوں اٹھ گئیں۔ اور مجھے خیال ہوا کہ شائد اپنے بھائی کے متعلق بات سنکر وہ برداشت نہیں کر سکیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ واپس آئیں اور کہا کہ میں نے بھائی سے کہا ہے کہ جب چچا ابا اس امر کو پسند نہیں کرتے۔ تو آپ کیوں اس طرح خبریں سنتے ہیں۔ بھائی نے جواب دیا۔ کہ اگر وہ منع کریں تو میں کبھی یہ بات نہ کروں۔ میں نے کہا بی بی منع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے خیال کا اظہار کیا کافی نہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ میں نے بھائی سے یہی کہا ہے کہ منع کرنے کا کیوں انتظار کرتے ہو۔ انکی مرضی معلوم ہونے پر وہی کرو جس طرح وہ کہتے ہیں (اس کے یہ معنی نہیں کہ عزیزم منصور احمد اطاعت میں کمزور ہے۔ ایسے امور میں لڑکیاں لڑکوں سے طبعاً زیادہ ذکی ہوتی ہیں ورنہ عزیز کا معاملہ میری لڑکی سے ایسا عمدہ ہے کہ میرا دل اس سے نہائت خوش ہے۔ اور کبھی بھی وہ میری لڑکی کے ذریعہ میرے لئے تکلیف کا باعث نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ میرا دل ان دونوں کے معاملہ پر مطمئن رہا ہے اور یہ کوئی معمولی نیکی نہیں بلکہ اعلےٰ اخلاق سے ہی ایسے عمل کی توفیق ملتی ہے۔) میرے دل میں یہ سنکر اپنی اس بچی کی قدر کئی گنے بڑھ گئی۔ کہ کس طرح اس نے میری بات سنکر فوراً میرے منشا کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اور بات ختم ہونے سے بھی پہلے اس پر عمل کروانے کے لئے دوڑ گئی۔ اللہ تعالےٰ کی ہزاروں رحمتیں اس پر ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی خوشی کے سامان ہمیشہ پیدا کرتا رہے۔

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضیلت اسلام

عدل و انصاف کے قیام کے متعلق اسلام کی زرّیں ہدایات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الّا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ کہ خواہ کسی قوم سے تمہیں کتنی ہی عداوت ہو۔ ہماری اس ہدایت کو اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ اس کے متعلق بھی عدل و انصاف کا دامن اپنے ہاتھ سے کبھی نہ جانے دو اور اس کے حقوق کو پوری طرح ملحوظ رکھو۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ کہ جب دو قومیں آپس میں برسرپیکار ہوں۔ تو دوسری تمام طاقتوں کو چاہیئے۔ کہ ظالم کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ اور جب وُہ پسپا ہو کر آمادۂ صلح ہو جائے۔ تو فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا انّ اللّٰہ یحب المقسطین۔ ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کراؤ۔ یہ نہ ہو۔ کہ چونکہ ایک فریق ظلماً جنگ کا آغاز کر چکا ہے۔ اس لئے اس پر ناجائز دباؤ ڈال کر اس کے ساتھ انصاف کو روا نہ رکھا جائے۔ ان قرآنی اصول کو اگر دُنیا اپنے سامنے رکھے۔ تو تباہ کن جنگوں کا بہت حد تک سدباب ہو سکتا ہے مگر افسوس کہ ان زریں ہدایات کی طرف اقوام عالم کی توجہ نہیں۔ اور اسی کا نتیجہ موجودہ ہولناک جنگ ہے۔

حال میں روس نے بسربیا۔ اور شمالی بکوونیا کے علاقوں پر جو حکومت رومانیہ کے تھے۔ قبضہ کیا ہے اور روسی فوجیں پُوری طرح ان پر تسلط جما چکی ہیں۔ روس کا یہ جارحانہ حملہ عدل و انصاف کے آئین کے خواہ کس قدر خلاف ہو۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ اس قبضہ کی تہہ میں اسی ناانصافی کا جذبہ کارفرما ہے۔ جس کا ظہور ۱۹۱۸ء میں ہُوا۔ کیونکہ یہ دونوں علاقے دراصل زار کی حکومت میں شامل تھے۔ اپریل ۱۹۱۸ء میں جب روس میں بالشویک انقلاب ہُوا۔ اور زار اور اس کی ملکہ کو انقلاب پسندوں نے گولی سے اڑا دیا۔ تو اس کے بعد بعض اہم انقلابات ہُوئے۔ جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ بسربیا کی پارلیمنٹ نے رومانیہ سے الحاق کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ چنانچہ رومانیہ کی فوجوں نے اسی ماہ میں اس صوبہ پر قبضہ کر لیا۔ بکوونیا کا شمالی حصہ بھی بسربیا کی طرح جنگ عظیم سے پہلے روس کے قبضہ میں تھا۔ مگر نومبر ۱۹۱۸ء میں اس نے بھی بسربیا کی طرح انقلاب رُوس کا فائدہ اٹھاتے ہُوئے رومانیہ سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ بسربیا مشرقی یورپ کا ایک قدیم تاریخی صوبہ ہے۔ ۱۳۶۷ء سے پہلے یہ ترکی کے قبضہ میں تھا۔ سولھویں صدی میں تاتاریوں کے قبضہ میں آیا ۱۸۵۹ء میں رومانیہ نے بسربیا پر قبضہ کر لیا۔ لیکن ۱۸۷۸ء میں برلن کانگرس کے فیصلہ کے مطابق اسے روس کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن رومانیہ ہمیشہ اس کوشش میں رہا۔ کہ اس پر دوبارہ قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۱۸ء کے انقلاب سے فائدہ اٹھاتے ہُوئے رومانیہ نے بسربیا پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اب جبکہ روس نے اپنے اندر کافی قوت پیدا کر لی ہے۔ وُہ اس قابل ہو گیا۔ کہ اپنے علاقہ کو رومانیہ سے واپس لے۔ چنانچہ رومانیہ نے بھی بغیر کسی ردوکد اور لڑائی جھگڑے کے مطلوبہ علاقہ روس کو دے دیا ہے۔

بسربیا۔ اور بکوونیا کے علاقوں پر رُوس کے قبضہ نے ایک دفعہ پھر اس قرآنی اصل کی صداقت آشکار کر دی ہے۔ کہ کسی قوم کو اپنے غلبہ واقتدار کے گھمنڈ میں ناجائز دباؤ سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور نہ ایسے علاقوں پر قبضہ کرنا چاہیئے۔ جن پر قبضہ انصاف کے اصول کے خلاف ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ روس اب اپنے حرص و آز کے دامن کو اور زیادہ وسیع کر رہا۔ اور درۂ دانیال پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ مگر یہ بھی وُہی غلطی ہے۔ جس کا ارتکاب عام طور پر اپنے غلبہ کے نشہ میں بدمست ہو کر دُنیوی اقوام کیا کرتی ہیں۔ کہ وُہ یہ نہیں دیکھتیں۔ کہ جن علاقوں پر وُہ قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان کے متعلق قبضہ کا از رُوئے انصاف انہیں کہاں تک حق ہے بلکہ وُہ کمزور کو دبانا۔ اور ضعیف کو کچل کر رکھ دینا ہی اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتی ہیں۔ حالانکہ اخلاق ایسی قیمتی شے ہیں۔ جنہیں جنگ و جدال کی حالت میں بھی ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ بے شک یہ موقعہ نہایت نازک ہوتا ہے۔ جذبات میں ہیجان ہوتا ہے۔ قوتِ انتقامیہ زوروں پر ہوتی ہے۔ اور انسان چاہتا ہے۔ کہ وُہ اپنے مخالف کو ایسا دبائے کہ پھر اُسے سر اٹھانے کا موقعہ نہ ملے لیکن بہرحال ایسے حالات میں برداشت کا مادہ اگر اپنے اندر پیدا کیا جائے اور ظلم سے کام لینے کی بجائے انصاف سے کام لیا جائے۔ تو قطعاً وُہ نتائج پیدا ہی نہ ہوں جو بعد میں انسانی امن کو برباد کر دیتے ہیں۔ اور قوموں کی قوموں کو ایک ایسی آگ میں دھکیل دیتے ہیں۔ جو ان کے خرمنِ چین و سکون کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔

مبلغین کے نام ضروری اعلان

چونکہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ بہت جلد مرتب کر کے شائع ہو رہی ہے اس لئے آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنی یکم مئی ۱۹۳۹ء لغایت ۳۰ - اپریل ۱۹۴۰ء تک کی کارگزاری کو سالانہ رپورٹ کے لئے مفید اختصار کے ساتھ مرتب کر کے جلدی ارسال فرمائیں۔ تاکہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ کی اشاعت میں التواء نہ کرنا پڑے۔

واضح رہے۔ کہ رپورٹ مرتب کرتے وقت جہاں ماہواری رپورٹ میں مناظرات، لیکچرز۔ تعداد دورہ کردہ مقامات مسافت سفر۔ تبلیغ بذریعہ ملاقات۔ درس تربیت۔ تعداد نومبایعین اور دیگر ضروری کوائف کا ذکر ہو۔ وہاں یہ بات ضروری طور پر ملحوظ خاطر رہے۔ کہ آپکی رپورٹ ضرورت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔ تاکہ اشاعت کے لئے اس کا ملخص مرتب کرنے میں زیادہ دقت نہ ہو۔ اپنی سالانہ رپورٹ مرتب کرتے وقت اور آئندہ یکم مئی ۱۹۴۰ء سے سالِ رواں کی ماہواری رپورٹوں میں اپنا معمول بنائیں۔ کہ مندرجہ ذیل نقشہ کو پُر کر کے مذکورہ رپورٹ کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

(برائے سالانہ رپورٹ) گوشوارہ کام مولوی ... صاحب مبلغ حلقہ .... صوبہ ... بابت سنہ ۱۹

نمبر شمار	بابت ماہ	مناظرے	لیکچر	تعداد دورہ کردہ مقامات	کتنے میل سفر کیا	تبلیغ بذریعہ ملاقات	درس تربیت	تعداد نو مبایعین	کیفیت
۱	مئی								
۲	جون								

(نوٹ) ماہواری رپورٹ کا گوشوارہ پُر کرتے وقت ہر مہینہ کے خانہ کو چار خانوں میں ہفتہ وار تقسیم کریں۔

(گوشوارہ رپورٹ ماہواری)

نمبر شمار	بابت ماہ	ہفتہ	مناظرے	لیکچر					
۱	مئی	اول							
		دوم							
		سوم							
		چہارم							

امریکن آئی لوشن آپ اپنی۔ اور اپنے بچوں کی دُکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے:۔ ایجنٹس برائے قادیان:۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس۔ و ارائیاں دی ہٹی احمدیہ چوک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک آریہ اخبار کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے احیاء کا جو دور شروع ہوا۔ اور دین الحق کے اعلاء کی جو الہٰی تحریک جاری ہوئی اس کے مخالفین کی صف میں آریہ سماج کا نمبر اول تھا۔ سوامی دیانند آنجہانی نے اس کی بنیاد رکھ کر اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے خلاف ایک باقاعدہ جنگ کا آغاز کیا۔ لیکن چونکہ ان کے مذہب میں کوئی ایسی خوبی نہیں جو اسلام کے مقابلہ میں پیش کرتے۔ اس لئے ان کا اور ان کے حامیوں کا سارا زور سخت کلامی اور الزام تراشی پر تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں جو کچھ لکھا گیا۔ وہ آریہ سماج کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ سماجی آہستہ آہستہ اسے حرف غلط کی طرح محو کرتے جا رہے ہیں۔

احمدیت کے مقابلہ میں آریہ سماجی تحریک کا یہ مقصد بتایا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ تمام روئے عالم پر اوم کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔ ویدوں کی روشنی سے تمام دنیا کو منور کیا جائے گا۔ اور بانیٔ آریہ سماج کے پیش کردہ تمدنی اور معاشرتی اصول کو نسل انسانی کے لئے ایک مستقل ضابطہ کی حیثیت دیدی جائے گی۔ یہ گویا اسلام اور ویدک دھرم کے مابین ایک فیصلہ کن مقابلہ تھا۔ جس پر اس امر کے فیصلہ کا انحصار تھا۔ کہ ان دونوں میں سے کون مؤید من اللہ اور دنیا میں اپنی فائدہ رسانی کے لحاظ سے قیام کا مستحق ہے۔ اور کون غیر ضروری چیز ہونے کی وجہ سے مٹ جانے کے قابل۔

مدت ہوئی دنیا کے سامنے یہ فیصلہ آچکا ہے۔ اور وہ بھی آریہ سماجیوں کی زبان سے۔ آریہ سماجی لیڈر کھلے اور واضح الفاظ میں یہ اعتراف کرچکے ہیں۔ کہ یہ تحریک مٹ چکی ہے۔ اور عملی لحاظ سے یکسر معدوم ہو چکی ہے دنیا کے اندر اس سے جو سیاسی تمدنی۔ اقتصادی اور اخلاقی انقلابات کی توقعات وابستہ تھیں وہ تو کجا۔ خود آرسماجی کہلانے والوں کی عملی زندگی پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ ذیل میں ایک سرگرم آریہ اخبار "آریہ ویر" کے ایک مضمون کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"رشی کے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے تو ہمارے لیڈر رہی نہیں کہ کچھ کر نہیں رہے۔ بلکہ ان کی ایک ایک بات کا عملی ورودھ کیا جا رہا ہے۔ رشی دیانند سے وشواس گھات اور غداری کی جا رہی ہے۔ ان کے پروگرام کے برعکس الٹے نکمے ویدک سدھانتوں پر کٹھار گھات کرنے والے اور آریہ سبھیتا اور سنسکرتی کو مٹانے والے پروگراموں پر جنتا کو چلایا جا رہا ہے۔ اور پھر ڈینگیں رشی دیانند کے نام کی ماری جا رہی ہیں۔ اور آریہ سماج کی اُنتی کے دئے جھوٹی دوہائی دے کر دنیا کو دھوکہ دیا جا رہا ہے"

اس بات کا ثبوت واقعات کے رو سے یہ دیا گیا ہے کہ:۔

"چھوٹے چھوٹے قصبوں میں سینکڑوں کی تعداد ایسے مسلمانوں کی مل جائے گی جو پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن لاہور اور امرتسر جیسے بڑے لاکھوں کی آبادی والے شہروں میں کیا چند آریہ سماجی بھی ایسے نکل سکتے ہیں۔ جو چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکیں۔ کہ ہم پانچ یگیوں کو روزانہ کرتے ہیں۔ پانچ یگیوں کو جانے دیں۔ کتنے آریہ سماجی ہیں۔ جو نیم پوروک پنچ مہا یگیہ ودھی کے انوسار دو کال سندھیا کرتے ہیں"

آریہ سماجیوں کی حالت کیا ہے کہ:۔

"بھگتی سے کورے۔ باتونی۔ خشک فلاسفی چھانٹنے والوں کا (آریہ سماج) سموہ بن رہا ہے۔ رشی کے پروگرام کا دوسرا بڑا انگ ویدوں کا پرچار تھا۔ وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا رشی نے آریوں کا پرم دھرم بتایا۔ ...... لیکن وید آریہ سماجوں کی لائبریریوں میں بند پڑے ہیں۔ ہزاروں میں سے ایک آدھ آریہ ان کا سوادھیائے مشکل کرتا ہوگا۔ آریہ سماج کے سکولوں اور کالجوں میں تو وید اور سنسکرت کی پوچھ ہی نہیں ...... وید پرچار ادھر ادھر کے لیکچروں اور بھجنیکوں کی انڈ بنڈ گپوں کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا"

آریوں کی عام اخلاقی حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ "لڑکے لڑکیوں کے ناچ۔ گھر اور ڈرامیٹک کلبیں بن رہی ہیں۔ جن میں لڑکے لڑکیوں کے ناچ ہوتے ہیں۔ اور آریہ سماج سمبندھ رکھنے والی لڑکیاں سینماؤں میں ایکٹنگ کرنے لگی ہیں۔ رشی دیانند نے لڑکے اور لڑکیوں کی اکٹھی تعلیم کا نشیدھ کیا۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ لڑکیوں کی پاٹھ شالہ میں پانچ سال کا لڑکا نہ جائے۔ لیکن آج آریہ سماج کی مہلا دیالیوں کنیا مہا ودیالیوں۔ اور گپتی پاٹھ شالاؤں میں بوڑھے ہی نہیں نوجوان ادھیاپک پڑھا رہے ہیں۔ کو ایجوکیشن شروع کردی گئی ہے" ...... آج آریہ سماج کا اوم کا جھنڈا جسے ہم نے دیش ودیشانتروں میں لہرانے کی پرتگیا کی تھی۔ سرنگوں ہو رہا ہے"

آریہ سماج کی ناکامی کا اعتراف اس سے واضح تر الفاظ میں شاید اس کا کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی نہ پیش کرسکے حیرت ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب کسی عیسائی مشن کے سلمی کام کی رپورٹ کی اشاعت پر تو اس قدر جوش میں آجاتے ہیں۔ اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تغلیط کی ناکام کوشش شروع کردیتے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کی ناکامی پر آریہ لیڈروں کے بیانات پڑھنے کے باوجود ایک دیانتدار اور بااصول اخبار نویس کی طرح اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔ حالانکہ اس سے اسلام کی صداقت اور فضیلت بمقابلہ ویدک دھرم ثابت ہوتی ہے۔ کیا ایسے لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت جبکہ آریہ سماج بڑے زوروں پر تھی۔ یہ فرمایا تھا۔ کہ "جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ وہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

اور کیا آریہ سماجیوں کی طرف سے اسقدر واضح بیانات کے باوجود وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یقیناً پوری ہوچکی ہے ۞

ہر قسم کا انگریزی اور دیسی صابن بنانا سیکھنے کیلئے

مکمل عملی صابون سازی (باتصویر) طبع دوم

"دفتر گنجینۂ روزگار گوجرانوالہ پنجاب" سے منگوالیجئے۔ اس کتاب کی طبع اول کے متعلق پنجاب دہلی۔ راجپوتانہ۔ یوپی اور سندھ کے اخبارات نے نہایت شاندار الفاظ میں ریویو کئے ہیں۔ اور موجودہ اقتصادی بدحالی کو رفع کرنے کیلئے عوام کو۔ بے روزگاروں کو۔ اور تھوڑی آمدنی والوں کو اس بے مثل کتاب کی خرید کا مشورہ دیا ہے۔ کارخانہ صابون سازی کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کیلئے حکومت سے امداد لینے کا مفصل طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ اور صابن کی متعلقہ اشیاء تھوک فروخت کرنے والوں اور صابن ٹھپے اور ڈبے بنانے والوں کے پتے بھی دئیے گئے ہیں

ضخامت ۱۳۶ صفحات۔ قیمت ۱۲؎ محصولڈاک سات آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ستارے

(۳)

الفضل ۹ جون ۱۹۴۰ء میں ستاروں پر جو پہلی قسط شائع ہوئی اس کے آخری حصہ میں منطقۃ البروج کے برجوں کی جو فہرست دی گئی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ نویں برج کو قوس بھی کہتے ہیں۔ جس کا ترجمہ کمان ہے۔ لیکن انگریزی میں اسی کو The archer کہتے ہیں۔ یعنی تیر انداز۔ دوسری بات یہ ہے کہ گیارھویں برج کو عرب دلو کہتے ہیں۔ جس کا ترجمہ ڈول ہے۔ انگریزی میں اس برج کا نام The water carrier ہے۔ امید ہے۔ کہ ناظرین میں سے اگر کسی کے دل میں کوئی خیال پیدا ہؤا ہو گا۔ تو ان سطور سے تلافی ہو جائے گی۔

اب ذیل میں دو نقشے دیئے جاتے ہیں۔ ہر سال یکم جولائی لغایت یکم ستمبر یعنی دو ماہ کام آسکتے ہیں۔ یعنی ان دو ماہ میں آپ آسمان پر ستارے دیئے ہوئے اوقات میں ان نقشوں کے مطابق دیکھ سکیں گے۔

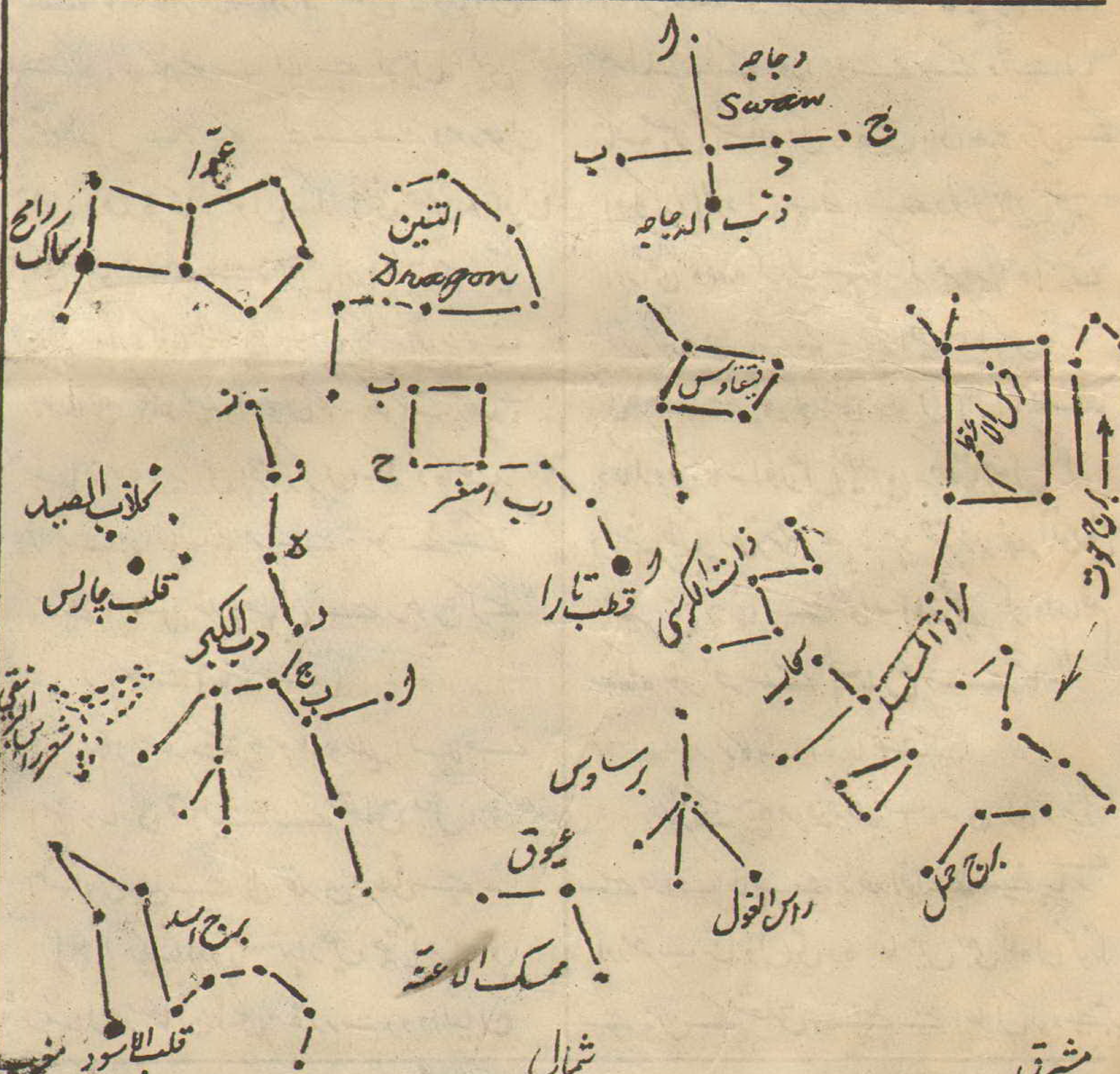

مندرجہ ذیل تاریخوں میں شمال کی طرف مونہہ کرکے آسمان پر مندرجہ بالا نقشہ کے مطابق دیکھیں۔ ۱۵ جولائی رات کے بارہ بجے یکم اگست رات کے گیارہ بجے ۱۵ اگست رات کے ۱۰ بجے اور یکم ستمبر کو رات کے نو بجے۔

میں گذشتہ اشاعت میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ سب سے پہلے قطب تارے اور دب اکبر کی پہچان ضروری ہے۔ کیونکہ ان کو پہچان لینے کے بعد باقی مجامع النجوم بآسانی پہچانے جاسکتے ہیں۔ میں نے ان نقشوں میں موٹے موٹے مجامع النجوم دیئے ہیں۔ ان کے پہچان لینے کے بعد باقی مجامع النجوم جو مدھم ستاروں سے بنے ہیں پہچانے جاسکتے ہیں۔ اگر ممکن ہؤا تو ان موٹے موٹے مجامع النجوم کے نقشہ جات کے بعد آئندہ سال جبکہ ان مجامع النجوم کے پہچاننے کی مشق ہو جائے گی۔ مکمل نقشے ناظرین کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

دب اکبر کی شکل اس قسم کی ہے۔ اور یہ آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے اس کے ستارے ا اور ب کا رخ ہمیشہ قطب تارے کی طرف رہتا ہے۔ دب اکبر کے معنی ہیں بڑا ریچھ اور انگریزی میں اسے Greater bear کہتے ہیں۔ اور plough یعنی ہل بھی کہتے ہیں۔ پس جب قطب تارا دیکھنا ہو تو دب اکبر کو دیکھیں۔ اور اس کے ستارے ا و ب کی سیدھ لیں۔ تو قطب تارا نظر آجائیگا جیسا کہ نقطوں والے خط سے بتایا گیا ہے۔ ستارہ ہائے ا ب کو Pointers بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دب اکبر خواہ کسی مقام پر ہو۔ ان دونوں ستاروں کے خط واصل کو بڑھانے سے قطب تارے کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ خط قطب تارے کے پاس سے گزرتا ہے۔

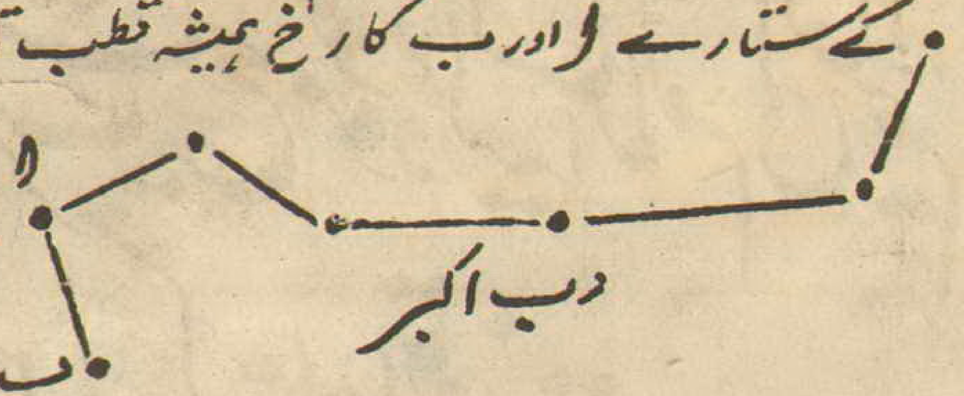

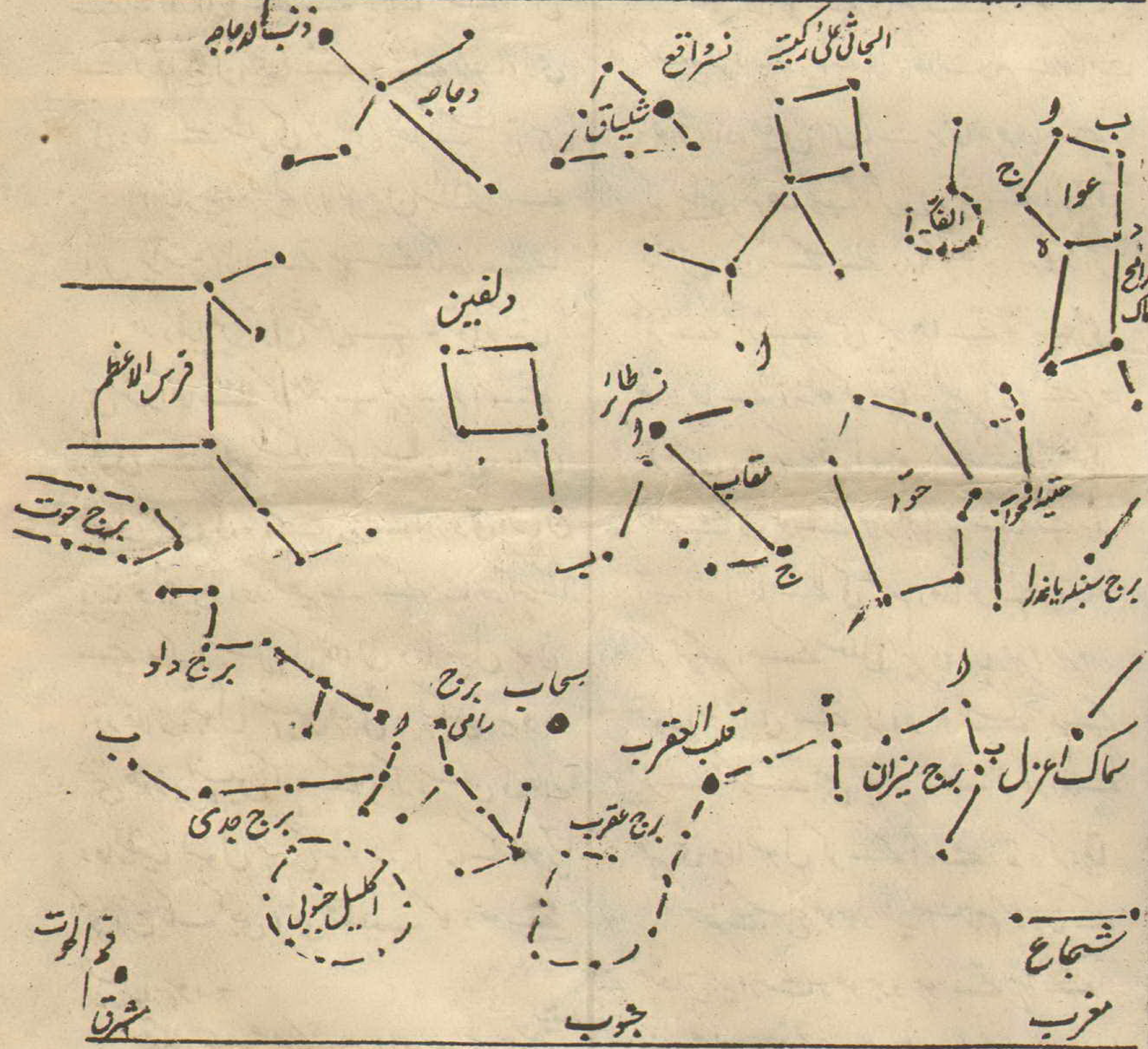

جنوب کی طرف مونہہ کرکے آسمان پر مندرجہ بالا نقشہ کے مطابق دیکھیں ۱۵ جولائی رات کے بارہ بجے۔ یکم اگست رات کے گیارہ بجے ۱۵ اگست رات کے دس بجے اور یکم ستمبر رات کے نو بجے۔

خاکسار سید ظہور احمد شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن بلیکے ٹاؤن روڈ اکنی نہاک پٹن

ضرورت مبلغین

مقامی تبلیغ کے لئے تنخواہ دار مبلغین کی ضرورت ہے۔ مولوی فاضل پاس صاحبان کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔ لیکن وہ لوگ جو مولوی فاضل پاس نہ ہوں۔ مگر خصوصیت سے تبلیغی میلان۔ اہلیت رکھتے ہوں وہ بھی لئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح میٹرک پاس نوجوان جو تبلیغی جوش اور مناسبت رکھتے ہوں۔ ان کو بھی رکھا جاسکتا ہے۔ درخواستیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر میں جلد آنی چاہئیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے غیر مبایعین کی ناواقفیت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک تقریر (الفضل ۴ جون) میں فرمایا تھا۔

"مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر یہ (انگریز) سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ ہے۔ اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں"

اخبار پیغام صلح (۲۶ جون ۱۹۴۰ء) نے اس پر تمسخر اڑاتے ہوئے لکھا ہے۔

"دنیا میں کون شخص ہے۔ خواہ کتنا ہی خدا تعالےٰ کا مقرب ہو۔ جو اتنے وثوق سے کہہ سکے۔ کہ اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔ ایک بزرگ اور ولی انسان اتنا تو یقین اور بصیرت کے ساتھ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کی فلاں دعا قبول ہوئی اور فلاں قبول نہیں ہوئی۔ لیکن یہ وہ حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کی فلاں دعا یقیناً قبول ہو گی۔ ... اس کے مامورین کو آج تک کبھی اتنی قطعیت کا دعوےٰ نہیں ہوا"

لیکن پیغام صلح کا یہ بیان اور تحدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق عمل کے صریح خلاف ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تحریرات سے ظاہر ہے۔

(۱) جب پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق مارے گئے۔ اور اس پر آریوں نے بے حد غم والم کا اظہار کیا۔ تو آپ نے اس وقت تحریر فرمایا۔

"ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں۔ تو اتنا ہی کرتا۔ کہ وہ بدزبانی سے باز آجاتا۔ تو مجھے اللہ تعالےٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا۔ کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور خوشی اس بات کی ہے۔ کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی" (سراج منیر صفحہ ۲۶)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وثوق اور یقین اس بات پر ظاہر فرمایا ہے۔ کہ لیکھرام صاحب اگر بدزبانی سے باز آجاتے تو میں ان کے لئے دعا کرتا۔ اور وہ اگر ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتے۔ تب بھی خدا تعالےٰ زندہ کر دیتا۔ پھر اس سے بڑھ کر اس دعا کے قبول ہونے کے متعلق قطعیت کا دعوےٰ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں۔ کہ لیکھرام کے متعلق میری دعا ضرور ضرور قبول ہو جاتی۔ حتےٰ کہ اگر اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتے۔ تو خدا تعالےٰ میری دعا قبول کر کے اسے زندہ کر دیتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعا کے متعلق یہ ارشاد موجود ہوتے ہوئے پیغام صلح نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ پر جو اعتراض کیا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ دعا ایسے اہم مسئلہ کے متعلق بھی غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے ناواقف ہیں۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر مذاہب کے لوگوں کو مخاطب کر کے ایک اشتہار رقم فرمایا۔ جس میں آریوں کو مخاطب کر کے لکھا۔

"اگر مقابلہ نہ کریں۔ تو یک طرفہ نشان بغیر کسی بیہودہ شرط کے مجھ سے دیکھیں اور میرے نشان کے من جانب اللہ ہونے کیلئے یہ کافی ہے۔ کہ اگر ایسا آریہ جس نے کوئی نشان دیکھا ہو بلا توقف مسلمان نہ ہو جائے تو میں اس پر بد دعا کروں گا۔ پس اگر وہ ایک سال تک جذام یا نابینائی یا موت میں مبتلا نہ ہو تو ہر یک سزا اٹھانے کے لئے میں تیار رہوں اور باقی صاحبوں کے لئے بھی یہی شرائط ہیں"
(اشتہار شمولہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۸)

اس میں بھی یہ تحدی موجود ہے۔ کہ اگر کوئی شخص نشان دیکھ کر مسلمان نہ ہو۔ تو اس کے خلاف بد دعا کی جائیگی اور وہ بد دعا ضرور قبول ہو گی۔ ورنہ بعبورت دیگر ہر ایک سزا اٹھا لی جائے گی۔

(۳) اسی طرح سید احمد خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے متعلق لکھا۔

"اگر سید صاحب اپنے اس غلط خیال سے توبہ نہ کریں۔ اور یہ کہیں کہ دعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے تو میں ایسی غلطیوں کے نکالنے کے لئے مامور ہوں میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سید صاحب کو اطلاع دوں گا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دوں گا۔ مگر سید صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں۔ کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میرے دعوےٰ کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کرینگے"
(برکات الدعا صفحہ ۸)

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی دعا کی قبولیت کے متعلق پیش از وقت اطلاع دیدینے کی تحدی فرمائی ہے۔

(۴) ایک اور اشتہار میں جو امراء و رئیسان و منعمان ذی مقدرت و والیان ارباب حکومت و منزلت" کے نام خدمت اسلام کے لئے مالی امداد کی اپیل کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ یہ دینی مدد کا کام ایک عظیم الشان کام ہے۔ اور انسان اپنے شکوک اور شبہات اور وساوس سے خالی نہیں ہوتا۔ اور بغیر شناخت وہ صدق بھی پیدا نہیں ہوتا جس سے ایسی بڑی مدد ول کا حوصلہ ہو سکے۔ اس لئے میں تمام امراء کی خدمت میں بطور عام اعلان کے لکھتا ہوں کہ اگر ان کو بغیر آزمائش ایسی مدد میں تامل ہو تو وہ اپنے بعض مقاصد اور مہمات اور مشکلات کو اس غرض سے میری طرف لکھ بھیجیں کرتا میں ان مقاصد کے پورے ہونے کے لئے دعا کروں۔ اور اس بات کو تصریح سے لکھ بھیجیں۔ کہ وہ مطلب کے پورا ہونے کے وقت کہاں تک ہمیں اسلام کی راہ میں مالی مدد دیں گے اور کیا انہوں نے اپنے دلوں میں پختہ اور حتمی وعدہ کر لیا ہے۔ کہ ضرور وہ اس قدر مدد دیں گے۔ اگر ایسا خط کسی صاحب کی طرف سے مجھ کو پہنچا۔ تو میں اس کے لئے دعا کروں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بشرطیکہ تقدیر مبرم نہ ہو ضرور خدا تعالیٰ میری دعا سنے گا۔ اور مجھ کو الہام کے ذریعہ سے اطلاع دے گا"
(برکات الدعا صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے پیارے اور مقرب بندوں کی وہ دعائیں بھی قبول کرتا ہے جن کے متعلق وہ پہلے سے اعلان کر دیتے ہیں۔

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

گذشتہ سے پیوستہ

۱۵۳۳۲ قاضی محمد شفیع صاحب
۱۵۳۳۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۳۶ ملک فضل الٰہی صاحب
۱۵۳۴۳۔ عباس علی صاحب
۱۵۳۴۴۔ ملک بشیر احمد صاحب
۱۵۳۴۵۔ صلاح الدین صاحب
۱۵۳۴۸۔ مشتاق احمد صاحب
۱۵۳۵۲۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۵۳۵۴۔ محمد منیر محمد لطیف صاحب
۱۵۳۵۹۔ حکیم عبدالحمید خان صاحب
۱۵۳۶۰۔ عبدالواحد صاحب
۱۵۳۶۱۔ مستری محمد یامین صاحب
۱۵۳۶۶۔ چوہدری محمد تقی صاحب
۱۵۳۶۷۔ رحیم بخش نذیر احمد صاحب
۱۵۳۶۹۔ چوہدری ننھے خان صاحب
۱۵۳۷۰۔ چوہدری برکت علی صاحب
۱۵۳۷۳۔ ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۱۵۳۷۵۔ مولوی عنایت اللہ صاحب
۱۵۳۸۱۔ اسماعیل صاحب
۱۵۳۸۹۔ چوہدری فضل الدین صاحب
۱۵۴۰۱۔ شیخ نذیر احمد صاحب ...
۱۵۴۰۲ چوہدری کمال الدین صاحب۔ ۱۵۴۰۳ شیخ غلام رسول صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۳ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے گاندھی جی کے سامنے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ جنگ ختم ہونے کے ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جائے گا۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اس تجویز پر پانچ گھنٹے تک غور کیا۔ مگر ممبر سخت راز داری سے کام لے رہے ہیں۔

واشنگٹن ۳ جولائی حکومت برطانیہ کا جو وفد امریکہ میں سامان جنگ کی خرید کے لئے گیا ہوا ہے۔ ایک امریکن کمپنی نے اس کے ساتھ برطانیہ کو چھ ہزار ہوائی جہازوں کے انجن سپلائی کرنے کا ٹھیکہ کر لیا ہے

لنڈن ۳ جولائی بعض امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ آئرلینڈ پر جرمن حملہ کے خطرہ کے پیش نظر حکومت برطانیہ وہاں برطانوی افواج بھیجنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ لیکن مسٹر ڈی ویلرا نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئرلینڈ قطعاً غیر جانب دار رہیگا۔ اگر اس کی زمین پر کوئی فوج اتری۔ تو اس کا سخت مقابلہ کیا جائیگا۔ خواہ وہ جرمنی کا ہو یا برطانیہ کا۔ ہم کوئی غیر ملکی گارنٹی لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

لنڈن ۳ جولائی بلقانی ممالک میں روس کا اثر ونفوذ جاپان کے لئے موجب تشویش ہو رہا ہے۔ سیاسی مبصرین کی رائے ہے۔ کہ اگر کسی وقت روس اور جرمن میں تصادم ہو گیا۔ تو جاپان جرمنی کی مدد کرے گا۔ اور بحرالکاہل میں اس کے بیڑے کا رستہ بند کر دے گا۔

کلکتہ ۳ جولائی مسٹر بوس نے بلیک ہول کی یادگار کو گرانے کے لئے ستیہ آگرہ کا جو پروگرام تیار کیا تھا۔ وہ ان کی گرفتاری کے باوجود آج شروع ہو گیا چار والنٹیر اسے گرانے کے لئے آئے جو گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر ہور بلیشا سابق وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان کے مطالبات کی منظوری کا وقت اب آگیا ہے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ اہل برطانیہ کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ساحل سے چار میل کے حلقہ میں سمندر میں داخل نہ ہوں۔ حتےٰ کہ ساحل پر نہانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۳ جولائی۔ کل مسٹر چرچل نے ساحلی استحکامات کا معائنہ کیا۔ اور ایک چوکی میں اپنے ہاتھ سے اینٹیں لگائیں۔

لنڈن ۳ جولائی۔ بنک آف انگلینڈ کے چیئرمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ آٹھ روز کے اندر اڑھائی فیصدی سود پر قرضہ کے بانڈ چھ کروڑ دس لاکھ پونڈ کی مالیت کے فروخت ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۳ جولائی۔ امریکہ کے نئے وزیر جنگ نے فوجی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ امریکہ کے لئے یورپ کے کسی ملک میں فوجیں بھیجنا قطعاً ناممکن ہے۔

نیویارک ۳ جولائی۔ ایک امریکن نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ فرانس میں جرمن فوجیوں نے لوگوں کو لوٹ لیا ہے مکانوں اور دکانوں سے سامان نکال کر معمولی سی چٹ دے دیتے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد قیمت دی جائے گی۔ تمام قیمتی مشینری جرمن بھیجی گئی ہیں۔ فرانس میں صنعت وحرفت کا سلسلہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لوگ کاشتکاری پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور سخت مصیبت کے دن کاٹ رہے ہیں۔

رنگون ۳ جولائی۔ گورنر برما نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کامیابی سے ختم ہونے پر ملک معظم کی حکومت برما کو درجہ نوآبادیات پر دینے کے سوال پر فوراً بات چیت شروع کر دے گی۔

لنڈن ۳ جولائی۔ وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی طیاروں نے نہر کیل پر پہونچ کر جرمنی کے سب سے بڑے جنگی جہاز "شاک ہورن" پر بم باری کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا

بخارسٹ ۴ جولائی۔ بخارسٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ رومانیہ کی گورنمنٹ نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ رومانیہ میں جلد ہی نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے گی۔

لنڈن ۴ جولائی۔ آج اطالیہ کے تین بم برسانے والے ہوائی جہازوں کے دستے مالٹا پر اڑتے ہوئے دیکھے گئے۔ اس کے ساتھ ہی لڑنے والے ہوائی جہاز بھی تھے۔ ایک جہاز نیچے گرا لیا گیا۔ پانچ اطالوی چھتریوں کی مدد سے سمندر پر اتر آئے۔ اور باقی سب بھاگ گئے۔ انہوں نے کوئی بم نہیں پھینکا۔

لنڈن ۴ جولائی آج فرانسیسی کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ فرانس کے آئین میں اب کیا تغیر کرنا چاہیئے۔

شملہ ۴ جولائی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بمبئی کی بندرگاہ جو کچھ دنوں کے لئے بند کر دی گئی تھی۔ آج صبح دس بجے سے پھر کھول دی گئی ہے

لنڈن ۴ جولائی۔ آزاد فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ کوئی بڑا جنگی جہاز اٹلی یا جرمنی کے ہاتھ نہیں آیا۔ بہت سے تجارتی جہاز بھی اب ہمارے قبضہ میں آگئے ہیں۔ اگرچہ جرمنی اور اٹلی نے وعدہ کیا تھا۔ کہ فرانسیسی بیڑے کو برطانیہ کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مگر حکومت برطانیہ کو اس وعدہ پر اعتبار نہیں۔ اور اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ فرانسیسی جہازوں کو دشمن کے قبضہ میں نہ جانے دیا جائے۔ چنانچہ جتنے جہاز بندرگاہوں میں تھے۔ ان سب پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور ان کی بندرگاہ میں ایڈمیرل ڈارنا کو کل صبح برطانوی جہازوں نے حکم دیا۔ کہ تین بجے تک اپنے آپ کو حوالہ کر دیں۔ مگر ایڈمیرل ڈارنا نے اسے نہ مانا۔ اس لئے ان کے خلاف مناسب کاروائی کی گئی۔

لنڈن ۴ جولائی۔ آج صبح کئی اطالوی جہازوں نے اسکندریہ پر حملہ کیا۔ اور انہوں نے بہت سے بم پھینکے۔ مگر وہ تمام بم سمندر میں گرے اور ان سے کوئی آدمی نہ تو ہلاک ہوا اور نہ زخمی ہوا۔

لنڈن ۴ جولائی۔ آج صبح بیس جرمن جہازوں نے پھر برطانیہ کے مشرقی کنارے پر پرواز کی۔ ان میں سے ایک جہاز کو نیچے گرا لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کل کے حملہ میں سات جرمن جہازوں کو برباد کر دیا گیا۔ اور چھ کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۴ جولائی۔ سیر الیون لیجسلیٹو کونسل نے لڑائی کے فنڈ میں ایک لاکھ پونڈ دئیے ہیں۔

دہلی ۴ جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کل بھی اپنی کاروائی کو جاری رکھے گی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے بتایا۔ کہ امید ہے۔ کمیٹی کا کام کل ختم ہو جائیگا۔ اور عام سیاسی حالات کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر آچاریہ کرپلانی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ خبریں بھیجنے والی ایجنسی نے کمیٹی کے متعلق اخبارات کو جھوٹی خبریں بھیجی ہیں۔ لوگوں کو ایسی خبروں پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔

شملہ ۴ جولائی۔ آج شملہ میں ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں ہندوستان میں ہوائی جہاز تیار کرنے کی سکیم پر بحث کی گئی۔ امریکن ماہرین بھی اس گفتگو میں شامل تھے

شملہ ۴ جولائی۔ ملکی بچاؤ کے لئے قرضہ کی سکیم کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں اب تک ایک کروڑ ۱۷ لاکھ روپیہ کے قریب رقم جمع ہو چکی ہے۔

دہلی ۴ جولائی ریاست ٹراونکور کے افسروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ تین سو یا اس سے زیادہ تنخواہ لیتے ہیں وہ اپنی مرضی سے ایک ماہ کی تنخواہ کا دس فیصدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ ریویو اردو کا یوم التبلیغ نمبر

۱۴- جولائی کو غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے یوم التبلیغ کا اعلان ہو چکا ہے - اس تقریب پر ہم نے رسالہ ریویو اردو کا "یوم التبلیغ نمبر" شائع کیا ہے - جس میں صداقت احمدیت پر نہایت اعلیٰ مضامین شائع ہوئے ہیں - یوم التبلیغ کے موقعہ پر تعلیم یافتہ اصحاب میں تقسیم کے لئے یہ بہت اعلیٰ تحفہ ہے - ایک نسخہ کی قیمت پانچ آنے اور پچیس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

خادم لڑکوں کی ضرورت

ایک دو نہایت معزز گھرانوں میں دس بارہ سال تک کی عمر کے ہوشیار و قابل اعتماد لڑکوں کی بطور خادم ضرورت ہے - خواہشمند نظارت ہذا کے ذریعہ درخواست بھیجکر فیصلہ کر لیں۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

ضرورت

اسلم انڈسٹریز انڈیا قادیان کو مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے - خواہشمند احباب بذریعہ نظارت ہٰذا درخواستیں بھجوائیں -

(۱) کنوینگ کلرک (۲) بوائے ورکرز (۳) ورکنگ کنٹریکٹرز - کنوینگ کلرک کے لئے تعلیم کم از کم انگریزی مڈل لازمی ہے - تنخواہ حسب لیاقت ہو گی - اور سفر خرچ بذمہ کمپنی تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائے گی - بوائے ورکرز کو علاوہ کام سکھلانے کے الاؤنس بھی دیا جائے گا - جو دو روپے سے لیکر چھ روپیہ تک ہو سکتا ہے - ورکنگ کنٹریکٹرز - پیکنگ کے کام کے لئے جائز ہو گا کہ کام اپنے گھر پر ہو - جس سے شریف اور غریب گھرانے گھر بیٹھے ٹھیکہ پر پیکنگ کا کام کر سکیں گے - اجرت واجبی ہو گی - دیگر تفاصیل خود مل کر یا بذریعہ خط و کتابت حاصل کریں -

ناظر امور عامہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۵۵ — ۵/۲ — ۶۵ کے گریڈ کے اسسٹنٹ ٹرین اگزامینروں کی چوبیس اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں - ان ۲۴ - اسامیوں میں سے ۲۲ مسلمانوں کے لئے اور ایک اینگلو انڈینوں اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے مخصوص ہیں - درخواستیں زیادہ سے زیادہ ۵ اگست تک مقررہ فارم پر پہنچنی چاہئیں - منظور شدہ ٹیکنیکل اداروں یا کالجوں کے فارغ التحصیل امیدواروں کو درخواستیں دینی چاہئیں - درخواستوں کے ساتھ عملی تجربہ تعلیمی اوصاف چال چلن اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول منسلک ہونی چاہئیں

پوری تفصیلات حاصل کرنے کے لئے جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایسا لفافہ ارسال کریں - جس پر اپنا ایڈریس لکھا ہو - اور ٹکٹ چسپاں ہو - اور بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھے ہوں -

"Vacancy for Assistant Train Examiner"

جنرل منیجر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ جیشا رام صاحب ضابی - اے پی سی - ایس جج بہا مطالبہ خفیفہ امرتسر

دعوئی علہ بابت سنہ ۱۹۴۰ء

منشی محمد یعقوب ولد حیات محمد والد مالک فرم حیات محمد منشی محمد یعقوب ساکن امرتسر میوہ منڈی مدعی بنام گوپال لعل مدعا علیہ

دعوے مبلغ ۱۳۳/۱۲/۶

بنام گوپال لعل ولد دلاور ساکن گونوداز تحصیل ننھا آباد وریست بہال پور ڈاکخانہ منڈی صادق گنج

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ گوپال لعل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے - اور روپوشں ہے - اس لئے اشتہار ہٰذا بنام گوپال لعل مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۴ — ۷ — ۱۹۴۰ کو مقام امرتسر حاضر عدالت ہٰذا میں نہیں ہو گا - تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی -

آج بتاریخ ۲۶ ماہ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا -

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - تپ - تشنج - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا - اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہٰذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

آنکھوں کی جملہ امراض میں اکسیر کا کام کرتا ہے تمام ہندوستان میں مرد اور عورتیں اس کو استعمال کرتے ہیں

اکسیری سرمہ

رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا -

موتی کے بڑے اجزاء سے تیار ہوتا ہے - شیشی کلاں عہ خورد شیشی ۸ آنہ والی ایک درجن شیشی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک -

ملنے کا پتہ:- دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah